۱۰ جنوری، ۲۰۱۸ ء

قَدۡ أَفۡلَحَ مَن تَزَكَّىٰ

(فلاح اس نے پائی ہے جس نے پاکیزگی اختیار کی۔سورہ الۡأَعۡلیٰ آیت ۱۴

فلاح کے حصول کے لیے تزکیہ نفس ہی سیڑھی ہے، جس کے ذریعے فضائل و کمالات اور محاسن تک رسائی ممکن ہے.
نفس کے تین بنیادی پہلو ہیں جن کی تربیت اور تزکیہ پہ خاص توجہ درکار ہوتی ہے.

۱۔ حصولِ یقین کے لیے ذہن کا تزکیہ
۲۔ خشیت الٰہی (تقویٰ) کے لیے طبیعت کا تزکیہ
۳۔ کمالِ اطاعت کے لیے ارادے کا تزکیہ

ذہن کا تزکیہ: تلاوت قرآن مجید۔

ایمان اور اس کی پختگی کے لیے اللہ کی رحمت کے سوا کیا سہارا ہو سکتا ہے. یہ اسی کی شان ہے کہ جملہ عبادات سے اول قدم پر ہی ذہنی یکسوئی حاصل ہوتی ہے. یہ اس کی رحمت ہے کہ اس نے اپنے کلام کے ذریعے انسان کو اپنا قرب عطا فرمایا ہے اور اپنی آیات کے ذریعے اپنی راہِ معرفت کی نشاندہی کی ہے. تلاوتِ قرآن مجید بکثرت کرنے سے درجہ بہ درجہ دل و دماغ پہ عظمتِ کلام کے اثرات

مرتب ہوتے ہیں ، تمام شک و شبہات دور ہوتے ہیں اور فکر و تدبر کی راہ ہموار ہوتی چلی جاتی ہے - ذہنی رجحان کی صحیح سمت متعین ہونے لگتی ہے جس کے نتیجہ میں یقین کامل تر ہوتا جاتا ہے -

یقین کی تینوں منزلوں ، علم الیقین ، عین الیقین اور حق الیقین کے لیے ذہنی پاکیزگی اسی طرح ضروری ہے جس طرح اللہ سبحانہ تعالیٰ کی واحدانیت کے اقرار سے پہلے لاالٰہ کہنا ضروری ہے ، اور جس طرح قران مجید کے شروع ہی میں ضروری ہے یہ اعلان کیا جائے کہ اس کتاب کے کلام الٰہی ہونے میں کسی شک کی گنجائش نہیں ہے . ترتیب نزول کے اعتبار سے سورہ مزّمّل شروع کی تیسری یا چوتھی سورت ہے اور اس کی آٹھویں آیت میں اللہ پاک فرماتے ہیں :
وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا ، اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کیا کیجیے اور ہر طرف سے توجہ ہٹا کر اسی کی طرف متوجہ ہو جایئے۔)
ہر طرف سے توجہ ہٹا کر اسی کی طرف متوجہ ہونے سے ذہن کی صفائی ہی درکار ہے تاکہ حضوری نصیب ہو سکے ، جس درجہ کی حضوری ہو گی یقین کی اسی درجہ کی منزل تک رسائی ہو سکے گی -

طبیعت کا تزکیہ : اخلاق محمدی (صل اللہ علیہ وسلم)

ہر انسان کی پسند ناپسند ، عادات و اطوار اور معاملات برتنے کی ترجیحات میں اس کی فطرت اور مزاج کا بڑا حصّہ ہوتا ہے جسے

طبیعت کہتے ہیں. طبیعت سازی کے لیے آپ رسول اکرم (صل اللہ علیہ و سلم) کی سیرت کا جاننا، شب و روز کے معمولات، اپنوں و غیروں کے ساتھ سلوک، جنگ و امن، فقر و غنیٰ میں صبر و شکر کا انداز، اور رسول اکرم (صل اللہ علیہ و سلم) کی شخصیت اور اس کے وہ تمام پہلو جنہیں آپ (صل اللہ علیہ و سلم) نے ہمیں اپنانے کا حکم نہ بھی دیا ہو ہمارے لیے نمونہ ہیں کہ ہم انہیں اپنا کر مزاجِ رسول اکرم (صل اللہ علیہ و سلم) سے قربت حاصل کر سکتے ہیں. اور یہی خشیت الٰہی و تقویٰ کی بنیاد ہے.

ارادے کا تزکیہ: سنّن و ادعیہ ماثورہ-

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ: قرآن کریم میں ہدایت ہے کہ ہر کام کو اَللہ کے نام سے شروع کیا جائے، اور رسول کریم (صل اللہ علیہ و سلم) نے فرمایا کہ ہر کام جو بِسۡمِ اللہ سے شروع نہ کیا جائے وہ بے برکت رہتا ہے۔ایک حدیث میں ارشاد فرمایا کہ گھر کا دروازہ بند کرو تو بِسۡمِ اللّٰه کہو، چراغ گُل کرو تو بِسۡمِ اللّٰه کہو، برتن ڈھکو تو بِسۡمِ اللّٰه کہو، کھانا کھانے، پانی پینے، وضو کرنے،

سواری پر سوار ہونے، اور اُترنے کے وقت بِسمِ اللہ پڑھنے کی ہدایت ہے۔

اسلام نے ہر کام کو اللہ کے نام سے شروع کرنے کی ہدایت دے کر انسان کی پوری زندگی کا رُخ اللہ کی طرف اس طرح پھیر دیا ہے کہ قدم قدم پر اس حلفِ وفاداری کی تجدید کرتا رہے کہ میرا وجود اور میرا کوئی کام بغیر اللہ تعالیٰ کی مشیّت و ارادے اور اس کی امداد کے بغیر نہیں ہو سکتا، جس نے اس کی ہر نقل و حرکت اور تمام معاشی اور دنیاوی کاموں کو بھی ایک عبادت بنا دیا ہے۔ اس طرح مومن کا ہر وقت اللہ کی یاد سے بابرکت ہو جاتا ہے۔

سنّن و ادعیہ ماثورہ کو اپنانا قرب الٰہی کا ذریعہ ہے، نہ صرف کام کرنے میں سہولت ہوتی ہے بلکہ انجام کار کے موافق ہونے کی امید بھی بندھتی ہے، کام میں دل بستگی رہتی ہے اور اللہ پر توکل مایوسی سے بچاتا ہے. اللہ اور اس کے رسول (صل اللہ علیہ و سلم) کی اطاعت میں دل لگتا ہے۔ کام کی نیت حسب حکم الٰہی رہنے کی وجہ سے ہر قسم کے شر سے محفوظ رہتی ہے، نیت اور ارادے کی پاکی کا راز اسی میں ہے کہ ہر کام کرنے کی نیت اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت ہو۔